بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۷ اخاء ۱۳۴۳ ہش ۱۳ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۴۲


ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# تکبر سے پاک ہونے کیلئے ضروری ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے نور اور فضل طلب کرے

## انسان کا تقویٰ، طہارت، ایمان، عبادت سب کچھ آسمان سے ہی آتے ہیں

"میرے نزدیک تکبر سے پاک ہونے کا یہی ایک عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر کوئی اور طریق مل سکے سوائے اس کے کوئی انسان تکبر سے پاک نہیں ہو سکتا، وہ یہ کہ انسان کسی قسم کا تکبر فخر علم، خاندان، مال وغیرہ کا نہ کرے، اپنے آپ کو کسی سے بڑا نہ جانے بلکہ دوسرے کو بہتر سمجھے، انہی اقسام کے تکبر لوگوں میں ہوتے ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کو آنکھ عطا فرماتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں کو دور کرتی ہے اور ان سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے ہی آتی ہے۔ پس انسان ہر وقت آسمانی روشنی کا محتاج ہے ظاہری ہو خواہ باطنی۔ دیکھو آنکھ بھی نہیں دیکھ سکتی جب تک سورج کی روشنی جو آسمان سے آتی ہے نہ آجاوے۔ اسی طرح باطنی روشنی جو ہر ایک قسم کی ظلمت کو دور کرتی ہے اور اس کی بجائے تقوےٰ و طہارت کا نور پیدا کر دیتی ہے خدا تعالیٰ سے ہی آتی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا تقوےٰ، طہارت، ایمان، عبادت سب کچھ آسمان سے ہی آتے ہیں اور یہ محض خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے کہ وہ چاہے تو اپنے فضل سے ہدایت فرماوے اور اس پر استقامت بخشے اور چاہے تو اس کے اعمال بد کی سزا میں گمراہی میں رہنے دے سچی معرفت اس کا نام ہے کہ انسان نفسانیت سے اپنے آپ کو مسلوب اور محض لاشے سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ سے نور اور فضل طلب کرے اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور انسان کے اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کر دیتا ہے۔ جب وہ نور اللہ تعالیٰ کے محض فضل سے حاصل ہو جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط و شرح صدر اس کو حاصل ہو جاوے تو اس پر کسی قسم کا غرور اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی انکساری اور فروتنی میں اور بھی ترقی ہو اور کوئی چیز اپنی طرف سے نہ سمجھے اور نہ اپنی طرف منسوب کرے کیونکہ جس قدر اپنے آپ کو لاشے اور خالی محض سمجھے گا اسی قدر فیوض اور انوار و برکات اللہ تعالیٰ سے نزول فرمائیں گے جو اس کو روشنی اور ایمانی قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ طریق اختیار کرے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہوتی جاوے گی۔ اپنے آپ کو کچھ سمجھنا اسی کا نام تکبر ہے اور اسی کی وجہ سے انسان دوسرے بھائی کو حقیر و ذلیل اور اپنے سے کمتر سمجھتا ہے اور اس پر لعنت کرتا ہے۔ میں یہ سب باتیں بار بار اس لئے کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا سے مفقود ہو گئی تھی اور وہ حقیقی تقوےٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائے نہیں جاتے تھے دوبارہ اسے قائم کرے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

## سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۶ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

## اخبار احمدیہ

○ نتیجہ امتحان سالانہ مربیان۔ کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بابت سال ۶۴ء ہر ایک مربی کو فرداً فرداً بھجوایا جا رہا ہے۔ اگر کسی کو نہ ملے تو وہ اطلاع کر دیں تاکہ دوبارہ بھجوا دیا جائے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

○ احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے ایک سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۲۵۰ روپے ماہوار تا حسب لیاقت و تجربہ۔ شرائط:۔ (۱) گریجوایٹ یا شاہد۔ (۲) ضبط و انتظام و تربیت کی اہلیت۔ دیگر ضروری کوائف:۔ (۱) سابقہ خدمات سلسلہ عالیہ احمدیہ (۲) دینی معلومات (۳) تجربہ۔ درخواستیں: ۲۵/۱۰/۶۴ تک بنام ناظر تعلیم ربوہ۔ (ناظر تعلیم)

○ ربوہ — عزیز قمر سلیمان احمد ابن محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ قریباً ایک ماہ سے درجہ حرارت معمول پر نہیں آیا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو اپنے فضل سے جلد صحت کاملہ عطا فرمائے آمین

○ امسال ثانوی تعلیمی بورڈ نے خواتین کالجوں کے والی بال کے زونل اور انٹر زونل مقابلے ربوہ میں منعقد کرانے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان مقابلوں میں کوئٹہ۔ منٹگمری اور ملتان کی ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں۔ ۱۵ اور ۱۶ اکتوبر کے دن زونل میچز کے لئے مقرر تھے ۱۸ اکتوبر کو انٹر زونل میچز ہوں گے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)


مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۶۲ء

# جس عقیدہ کی بنیاد صرف نفرت اور نکتہ چینی پر ہو...

بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی تمام زندگی کلام کرنے والوں پر نکتہ چینی پر ہی گزرتی ہے اور یہ مرض آخر اتنا بڑھ جاتا ہے کہ نیک و بد کی تمیز بھی نہیں رہتی۔ چنانچہ جمہوری حکومتوں میں جہاں پارٹی بازی کو جائز سمجھا جاتا ہے نفرت انگیزی اور نکتہ چینی کا طوفان برپا ہوتا رہتا ہے خاص کر انتخابات کے قریب۔

پاکستان کی موجودہ حکومت کے متعلق جسے اختلاف کا اعتراض ہے کہ ایسی جمہوریت نہیں تاہم نفرت اور نکتہ چینی کا بازار یہاں بھی گرم رہتا ہے اور سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے پر گند اچھالنے میں حدود اخلاق سے بھی نکل جاتی ہیں۔

ہمیں سیاستِ ملکی سے بطور جماعت کے کوئی تعلق نہیں اس لئے ہم اس امر پہ زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتے صرف اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ جب ایک پارٹی پر دوسری پارٹی اتنی شدید نکتہ چینی کر سکتی ہے اور اس کے خلاف نفرت پیدا کرنے کے لئے ہر قسم کا حربہ جائز تصور کرتی ہے تو یہ کہنا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے کہ ہمارے ملک میں جمہوریت نہیں تاہم کوئی عقیدہ جس کی بنیاد نفرت اور نکتہ چینی پر ہو نہایت گھناؤنی چیز ہے اور جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہے وہ کسی طرح صحیح الخیال انسان نہیں سمجھا جا سکتا۔ وہ اپنا وقت بھی ضائع کرتا ہے اور دوسروں کا بھی۔ اصولی بحث و تنقید ایک الگ چیز ہے مگر وہ نفرت اور نکتہ چینی جو شخصیتوں پر کی جاتی ہے قابلِ اعتراض ہے۔ چنانچہ جو لوگ اصولوں میں اپنے آپ کو صحیح ثابت نہیں کر سکتے وہ شخصیتوں پر گند اچھالنے لگتے ہیں تاکہ لوگ اصولوں کو تو نہ پرکھیں بلکہ اس شخصیت سے متنفر ہو جائیں۔ یہ چیز ہے جو سخت قابلِ اعتراض ہے۔ چنانچہ آپ دیکھتے ہیں کہ عیسائی اور آریہ کبھی اصولوں پر دلائل سے گفتگو نہیں کریں گے بلکہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات سے نفرت دلانے کے لئے نکتہ چینی کریں گے۔ یہ ایک عادت ہے جو ان لوگوں کو پڑ جاتی ہے جو احقاقِ حق کے لئے نہیں بلکہ محض دنیوی مفاد کے لئے بحثیں کرتے ہیں۔ چنانچہ لاہوری کہلانے والی جماعت کی بنیاد ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی نفرت اور نکتہ چینی پر اٹھائی گئی ہے۔ آپ پیغام صلح کا کوئی سا پرچہ اٹھا کر دیکھ لیں آپ کو جماعت احمدیہ کے امام پر ہر پرچہ میں سخت نفرت انگیز اور نکتہ چینی کا مواد ملے گا۔ اور حیرت ہے کہ اگرچہ یہ لوگ چالیس سال سے اپنی یہ نامسعود و غیر محمود مہم چلا رہے ہیں اور انہیں ذرا بھی اس میں کامیابی نہیں ہوئی پھر بھی وہ نہیں تھکتے اور چلے جاتے ہیں۔

جس شخص کو اللہ تعالےٰ نے کامیابی پر کامیابی دی ہے اور اس کے ماننے والوں کی تعداد میں بے شمار اضافہ کرتا جا رہا ہے جس کے نام کا ڈنکا اب بھی قادیان میں بج رہا ہے وہ تو ناکام ہے اور وہ شخص جو کینہ دشمنی اور نفرت کے جذبات سے اندھا ہو چکا ہے۔ سچا ہے جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہجرت کو اسی طرح بھاگنا کہتا ہے جس طرح نعوذ باللہ ہجرت کو دشمنانِ اسلام فلائٹ (flight) کہتے ہیں اور اتنا بھی نہیں سوچتا کہ اس کی زد کہاں سے کہاں جا کر پڑتی ہے۔

یہ سب کچھ اس عقیدہ کی خرابی ہے جس کی بنا نفرت اور کینہ پر رکھی گئی ہے۔ کبھی تو یہ کہا کہ عقیدہ تو اہل قادیان ہی کا صحیح ہے اور مولوی محمد علی کا غلط ہے اور میں قادیان کو ہرگز نہیں چھوڑوں گا۔ اور کبھی اب یہ کہتا پھرتا ہے اہلِ قادیان کا عقیدہ غلط ہے اور مولوی محمد علی کا صحیح ہے اس لئے کہ

"جس کا کھاؤ اسی کا گاؤ"

یہ ایک مثال ہے کہ عقیدہ کی بنیاد نفرت اور نکتہ چینی پر رکھنے سے کیا نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ جس طرح لاہوری جماعت کے عقیدہ کی بنیاد نفرت اور نکتہ چینی پر ہے اسی طرح بعض دوسرے فرقوں کی بنیاد بھی نفرت اور نکتہ چینی پر ہے۔

ماہنامہ "پیام عمل" لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ایک صاحب اشاعت جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسی نقوش میں مسیح الدین صبزواری کے بیان میں مندرجہ ذیل جملے ملتے ہیں انہیں پڑھیئے اور مدیر نقوش کو مبارکباد کا خط بھیجئے۔

"مرزا اسکندر حشمت مزاج کے خلیق اور بامروت تھے لیکن مذہب تشیع میں ان کو بہت تعصب اور غلو تھا، چنانچہ کمالِ جہالت سے انہوں نے ایک طشت چاندی یا تانبے کا بنوایا تھا، اس پر خلفاء اور بزرگانِ دین کے نام کندہ کروائے تھے اور وہ طشت ہمہ وقت پاخانے کی چوکی میں لگا رہتا تھا"

اب آپ اس گپ کی داد دیجئے اور مدیر محترم سے صرف اتنا سوال کیجئے کہ جو شخص کسی سے نفرت کرتے ہوئے اسکے نام پر پاخانہ کرے گا اسے کیا ضرورت ہے کہ وہ نام چاندی کے طشت پر کندہ کروائے۔ یہ اور اس قسم کی بہت سی لغویات نقوش کے آپ بیتی نمبر میں جمع کر دی گئی ہیں جن کا واحد مقصد ہندوستان کے مہاسبھائی قسم کے ادیبوں کی حوصلہ افزائی ہے اور نتیجہ کے طور پر پاکستان میں افتراق و انتشار پیدا کرنا ہے۔"

(پیام عمل ص۴)

ہم یہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ مرزا سکندر حشمت نفرت کی اس انتہا تک پہنچے ہوئے تھے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا اس فرقہ کے مذہب کی بنیاد نفرت اور نکتہ چینی پر نہیں ہے؟ چنانچہ اسی نمبر میں "سیدہ کونین" کے زیرِ عنوان لکھا ہے:۔

"حضرت محمد مصطفےٰ قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے ہادی و رہبر تھے مگر عورتوں کے بعض مسائل ایسے ہوتے ہیں جو صرف عورتوں کی ذات سے وابستہ ہوتے ہیں اس لئے قدرت نے جناب سیدہ کو عورتوں کی سردار بنایا۔ جب کوئی حکم نازل ہوتا تو رسولِ اکرم اس پر عمل کر کے مردوں کو سمجھاتے تو فاطمہؑ عورتوں کو عملی درس دیتیں۔ حضرت عیسیٰؑ کی ماں کا ان کی امت نے اتنا احترام کیا کہ حضرت مریمؑ کا بت بنا کر پرستش کی جانے لگی۔ مگر جگر گوشہ رسولؐ کو امت مسلمہ کے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔ آپ کو آپ کے جائز حق سے محروم کر دیا گیا۔ وہ گھر جسے خدا نے بلند کیا تھا، جہاں ملائکہ آتے تھے اسے نذرِ آتش کرنے کی دھمکی دی گئی اور پہلوئے مبارک پر در گرایا گیا۔ یہ تو وہ مصائب ہیں جو حیات میں ہوئے اور بعد وفات تیرہ سو برس بعد مظلومہ کا روضہ تک مسمار کر دیا گیا اور آج تک جگر گوشہ رسولؐ کے الفاظ فضا میں گونج رہے ہیں۔

صبّت علیّ مصائب لو انّها
صبّت علی الایام صرن لیالیا

(ایضاً ص۵)

آپ فرمائیں گے کہ یہ تاریخی باتیں ہیں۔ ان کا ذکر کسی کا دل دکھانے کے لئے نہیں کیا جاتا۔ ہمارے خیال میں اوّل تو یہ الزامات نادرست ہیں اور تاریخی نہیں بلکہ من گھڑت ہیں کیونکہ صحابہ کرامؓ کی بلا امتیاز قرآن کریم میں یکساں طور پر تعریف آئی ہے اور "رحماء بینھم" کے الفاظ ان کے لئے آتے ہیں۔ ہم ماننے کے لئے تیار نہیں کہ صحابہ کرامؓ میں سے کسی نے "جگر گوشۂ رسولؐ" کا دل دکھانے کے لئے کوئی حرکت کی ہو۔ دوسرے بفرضِ محال اگر ان روایات میں کچھ سچائی ہو بھی تو چاہیئے کہ حسن ظنی سے کام لیا جائے اور کسی واقعہ کو نفرت اور نکتہ چینی کا موضوع نہ بنایا جائے بلکہ صحابہ کرامؓ کی فرض شناسی پر محمول کیا جائے مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ واقعات کو بہت بڑھا چڑھا کر خاص طور پر دردناک بنانے کی کوشش کی جاتی ہے جس سے کھلم کھلا توہین ہوتی ہے اور اس کو دوسرے ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔

مذہب اللہ تعالےٰ نے انسان کی اصلاحِ نفس اور مکارم اخلاق پیدا کرنے کی غرض سے دیا ہے مگر ظلوم و جہول انسان نے اسکو بھی باہم نفرت اور کینہ جوئی کا ذریعہ بنا لیا ہے اور مذہب کے نام پر دنیا میں جو کشت و خون ہوا ہے اس کی وجہ سے ہماری گردنیں شرم و ندامت سے جھک جانی چاہئیں۔

آخر میں تمام لوگوں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ بے شک عقائد پر علمی تنقید کریں اس سے بجائے رنج کے خوشی ہونی چاہیئے کیونکہ صحت مند بحثوں سے انسان کو فائدہ ہوتا ہے لیکن اشتعال انگیزی اور تحقیر کیلئے ایسا نہ کریں کیونکہ اس سے نہ صرف اپنے اخلاق کا دیوالہ نکلتا ہے بلکہ ملک کی فضا بھی خراب ہوتی ہے۔

---

جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں
اک بات کہہ کے اپنے عمل سارے کھوتے ہیں
پھر شوخیوں کا بیج وہ ہر وقت بوتے ہیں

(حضرت مسیح موعودؑ)

# اسلام کی عدیم المثال رواداری کی تعلیم اور اس کے عملی نمونے

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۲

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مذاہب کے پیروؤں کے متعلق عملی رنگ میں کیا نمونہ پیش کیا۔ سو اس بارہ میں جب ہم تاریخ پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ

(۱) رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غیر اقوام کے نیک انسانوں کا عملاً احترام کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب طے قبیلہ سے جنگ ہوئی۔ تو کچھ مشرک بطور قیدی پکڑے آئے۔ ان میں حاتم طائی کی بیٹی بھی تھی۔ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ کہ آپ جانتے ہیں میں کس کی بیٹی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کس کی بیٹی ہو۔ اس نے کہا میں اس شخص کی بیٹی ہوں جو مصیبتوں کے وقت لوگوں کے کام آیا کرتا تھا۔ یعنی حاتم کی۔ وہ مسلمان نہ تھا۔ لیکن چونکہ لوگوں سے اچھا سلوک کرتا تھا اس لئے اس کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی بیٹی کو آزاد کر دیا۔ اس کا بھائی گرفتاری کے خوف سے بھاگا پھرتا تھا۔ آپؐ نے اسی وقت اسے روپیہ اور سواری دے کر کہا۔ کہ جا کر اپنے بھائی کو بھی لے آؤ۔ چنانچہ وہ گئی اور اسے لے آئی۔ اس پر اس سلوک کا ایسا اثر ہوا کہ وہ مسلمان ہو گیا۔ اس طرح پر آپؐ نے اس کی سفارش پر اس کی ساری قوم کی سزا کو بھی معاف کر دیا۔ (سیرۃ الحلبیہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۷)

اس سے ظاہر ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عملی طور پر نہ صرف غیر مذاہب کے لوگوں کی خوبیوں کا اعتراف کیا۔ بلکہ ان سے تعلق رکھنے والوں سے بھی حسن سلوک کیا۔ اور انہیں اپنے احسانات سے نوازا۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں جب طے قبیلہ بعض لوگوں کے اکسانے سے بغاوت میں شامل ہو گیا تو حاتم طائی کے بیٹے نے جو خود اسلام سے بھاگا پھر رہا تھا۔ آکر اپنی قوم کو سمجھایا اور دوبارہ ان کی بیعت کرائی۔

(۲) دوسری مثال نصاریٰ نجران کا واقعہ ہے۔ نجران کے نصاریٰ کا ایک وفد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اُلوہیت مسیح کی تائید میں بحث کرنے کے لئے آیا۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ لوگ شرک کی تائید کے لئے آئے تھے جب ان کی عبادت کا وقت آیا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں مسجد نبویؐ میں ہی اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت دے دی۔ اور انہوں نے سب کے سامنے مشرق کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی (زاد المعاد جلد ۲ صفحہ ۳۵ وسیرۃ ابن ہشام جلد اول صفحہ ۲۰۹)

اس سلوک کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کی جانیں لینے کے لئے اور ان پر ظلم کرنے کے لئے آئے تھے۔ جو جانیں لینے کے لئے آیا کرتا ہے۔ کیا وہ اپنی آنکھوں کے سامنے اپنی مسجد میں غیر مذاہب والوں کو عبادت کی اجازت دے سکتا ہے۔ اور مسجد بھی وہ جس کے متعلق آپؐ نے آخر المساجد فرمایا ہے اور جس میں نماز پڑھنا دوسری مساجد کی نسبت بہت زیادہ قابل ثواب قرار دیا ہے۔ اس مسجد میں خدا تعالیٰ کے نبی کی موجودگی میں اور اس نبی کی موجودگی میں جو خدا تعالیٰ کی توحید قائم کرنے کے لئے آیا تھا۔ نصاریٰ صلیبیں رکھ کر عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ اور آپ فرماتے ہیں کہ کیا حرج ہے بے شک کر لو۔ آج بڑے بڑے رواداری کا دعویٰ کرنے والوں کو بھی اتنی جرأت نہیں ہوتی کہ اپنی عبادت گاہوں میں غیر مذاہب کے لوگوں کو عبادت کرنے دیں۔ صرف ہماری جماعت کی ایک مثال ہے۔ جس نے یہ نمونہ قائم کیا اور مسجد لنڈن کی بنیاد رکھتے ہوئے ہی اعلان کر دیا۔ کہ "یہ مسجد صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہے تا کہ دنیا میں خدا تعالیٰ کی محبت قائم ہو۔ اور لوگ مذہب کی طرف جس کے بغیر حقیقی امن اور حقیقی ترقی نہیں متوجہ ہوں۔ اور ہم کسی شخص کو جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنا چاہے۔ ہرگز اس میں عبادت کرنے سے نہیں روکیں گے۔ بشرطیکہ وہ ان قواعد کی پابندی کرے۔ جو اس کے منتظم اس انتظام کے لئے مقرر کریں۔ اور بشرطیکہ وہ ان لوگوں کی عبادت میں مخل نہ ہوں۔ جو اپنی مذہبی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اس مسجد کو بناتے ہیں۔" (الفضل مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۵)

مجھے یاد ہے ایک دفعہ قادیان میں آریوں کا جلسہ ہوا جس میں انہوں نے ہمارے خلاف بہت شور مچایا۔ جلسہ کے بعد ان کے لیکچرار مجھ سے ملنے کے لئے آئے۔ میں نے ان سے کہا کہ میں نے سنا ہے آپ کو جگہ کے متعلق تکلیف ہوئی۔ آپ میرے پاس آتے۔ میں مسجد میں انتظام کرا دیتا۔ وہ کہنے لگے۔ کیا آپ اپنی مسجد میں اس کی اجازت دے دیتے؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیسائیوں کو اپنے طریق پر عبادت کرنے کی اجازت دے دی تھی تو میں آپ کو مسجد میں لیکچر کی اجازت کیوں نہیں دے سکتا۔ اس پر ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر آپ اجازت دے دیں۔ تو میں آج لیکچر دے سکتا ہوں میں نے کہا اجازت ہے۔ چنانچہ مسجد اقصےٰ میں اس کا لیکچر ہوا۔ جس میں میں بھی شامل ہوا۔ اس کے بعد آریہ صاحبان کی موجودگی میں حافظ روشن علی صاحب مرحوم نے ان کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ اس کا ایسا اثر ہوا کہ ان کا جلسہ ہی بند ہو گیا اور شائد بارہ تیرہ سال کے بعد ان کا دوبارہ جلسہ ہوا۔ غرض اسلام غیر مذاہب کے متعلق جس رواداری نہ تعلیم کا حامل ہے۔ اس کی نظیر دنیا کا کوئی مذہب پیش نہیں کر سکتا۔

(۳) غیر مذاہب سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلوک کی تیسری مثال یہ ہے۔ کہ آپؐ اپنے ہمسایوں سے خواہ وہ کسی مذہب و ملت سے تعلق رکھتے ہوں اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتے تھے۔ اور اس کے متعلق اتنا زور دیتے تھے کہ صحابہ ہر وقت اس کی پابندی ملحوظ رکھتے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ ایک دفعہ گھر میں آئے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ کہیں سے ان کے ہاں گوشت آیا ہوا ہے۔ انہوں نے گھر والوں سے پوچھا۔ کہ کیا یہودی ہمسائے کو گوشت بھیجا ہے یا نہیں۔ اور پھر آپ نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا۔ کہ گھر والوں نے کہا آپ اس طرح کیوں کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے کہ جبرائیل نے اتنی دفعہ مجھے ہمسایہ کے حق کی تاکید کی کہ میں نے سمجھا۔ شاید اسے وراثت میں شریک کر دیا جائے گا۔

یہ عملی نمونہ تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو آپ نے غیر مذاہب کے لوگوں سے روا رکھا۔ آپ غیر مذاہب والوں کے احساسات کا بھی بے حد خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ کے سامنے کسی یہودی نے کہہ دیا کہ مجھے موسےٰؑ کی قسم جسے خدا نے سب نبیوں پر فضیلت دی ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے اسے تھپڑ مار دیا۔ جب اس واقعہ کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی۔ تو آپ نے حضرت ابوبکر جیسے انسان کو زجر کی۔ غور کرو مسلمانوں کی حکومت ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت موسےٰؑ کو ایک یہودی فضیلت دیتا ہے۔ اور ایسی طرز سے کلام کرتا ہے کہ حضرت ابوبکرؓ جیسے نرم دل انسان کو بھی غصہ آجاتا ہے۔ اور آپ اسے طمانچہ مار بیٹھتے ہیں۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم انہیں ڈانٹتے ہیں اور فرماتے ہیں۔ کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔ اسے حق ہے کہ جو چاہے عقیدہ رکھے۔

(۴) آپؐ کے حسن سلوک کی چوتھی مثال یہ ہے۔ کہ فتح خیبر کے موقعہ پر ایک یہودی عورت نے آپ کی دعوت کی۔ اور اس نے گوشت میں زہر ملا دیا۔ آپ نے صرف ایک ہی لقمہ کھایا تھا کہ آپ پر وحی نازل ہوئی کہ اس میں زہر ہے۔ آپ نے کھانے سے ہاتھ اٹھا لیا۔ اس کے بعد آپ نے اس عورت کو بلایا اور فرمایا۔ کہ اس کھانے میں تو زہر ہے۔ اس نے کہا آپ کو کس نے بتلایا۔ آپ کے ہاتھ میں اس وقت بکری کا دست تھا۔ آپ نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اس ہاتھ نے مجھے بتایا ہے۔ یہودیہ نے کہا میں نے یہ زہر اس لئے ملایا تھا کہ اگر آپ واقعہ میں خدا تعالیٰ کے سچے نبی ہیں تو آپ کو یہ بات معلوم ہو جائے گی۔ اور اگر جھوٹے ہیں تو دنیا کو آپ کے وجود سے نجات حاصل ہو جائے گی۔ مگر باوجود اس کے کہ اس نے آپ کو زہر سے ہلاک کرنے کی کوشش کی اور باوجود اس کے کہ ایک صحابیؓ اس زہر کی وجہ سے بعد میں فوت ہو گئے۔ آپ نے اسے کوئی سزا نہ دی۔ یہ کتنا بڑا نیک سلوک ہے۔ جو آپ نے ایک ایسی دشمن عورت سے کیا۔ جس نے آپ کی اور آپ کے جان نثار صحابہؓ کی جان لینے کی کوشش کی۔ اور اس طرح اسلام کو بیخ و بن سے اکھیڑنا چاہا۔

(۵) آپ کے سلوک کی پانچویں مثال یہ ہے کہ جب آپ جنگ کے لئے جاتے تو سپاہیوں کو خاص طور پر حکم دیتے کہ کسی قوم کی عبادتگاہیں نہ گرائی جائیں۔ ان کے مذہبی پیشواؤں کو نہ مارا جائے۔ عورتوں اور بڑھوں اور بچوں پر حملہ نہ کیا جائے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے یہ رواج تھا کہ پادریوں اور راہبوں کو مار ڈالا جاتا تھا۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے قطعی طور پر روک دیا۔ اگر آپ دوسرے مذاہب کے ایسے ہی دشمن ہوتے جیسے مخالفین آپ کو قرار دیتے ہیں۔ تو کیا آپؐ یہ حکم دیتے کہ ان مذاہب کے راہنماؤں کو چھوڑ دیا جائے۔ آپ تو یہ کہتے کہ سب سے پہلے ان کو مارا جائے۔ مگر آپ نے فرمایا جو تلوار لے کر حملہ کرتا ہے اسے تو بے شک مارو۔ لیکن جو مذہبی کاموں میں مصروف رہتے ہوں۔ ان کو کچھ نہ کہو۔

(۶) پھر دنیا میں یہ طریق ہے کہ جن لوگوں سے جنگ ہوتی ہے۔ ان کے احساسات کا خیال

نہیں رکھا جاتا تا اور مفتوح اقوام کو ہر طرح دباتے اور ان کے جذبات کو کچلنے کی کوشش کی جاتی ہے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان دیکھو مکہ والوں نے آپ پر کس قدر ظلم کئے تھے متواتر ۱۳ سال مکہ والے آپؐ پر اور آپؐ کے ساتھیوں پر مظالم کرتے رہے عورتوں کی شرمگاہوں میں نیزے مار مار کر ہلاک کیا گیا۔ صحابہؓ کو رسیوں سے باندھ کر انہیں تپتی ریت پر گھسیٹا گیا۔ بھٹیوں سے کوئلے نکال کر ان پر مسلمانوں کو لٹا یا گیا۔ بعض مردوں اور عورتوں کی آنکھیں نکال دی گئیں اور یہاں تک ظلم کئے گئے کہ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا اور جب مکہ چھوڑ کر آپؐ مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں بھی ان لوگوں نے آپؐ کو چین نہ لینے دیا۔ اور وہاں کے لوگوں کو آپ کے خلاف اکسایا قیصر اور کسریٰ کی حکومتوں کو اشتعال دلایا مگر جب ایسی قوم کے خلاف آپ دس ہزار قدوسیوں کیساتھ چڑھائی کر کے گئے تو مکہ کے قریب پہنچ کر فوج کے ایک حصہ کے کمانڈر کی زبان سے یہ فقرہ نکل گیا کہ آج مکہ والوں کی خیر نہیں۔ آج ہم اُن کے ظلموں کا اُن سے انتقام لیں گے۔ اس پر ابوسفیان نے آگے بڑھ کر شکایت کی کہ اس شخص نے ہمارا دل دُکھایا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس وقت اس شخص کو بلوایا اور فرمایا تمہیں معزول کیا جاتا ہے کیونکہ تم نے کفارِ مکہ کے احساسات کا خیال نہیں رکھا۔ دیکھو ابھی معلوم نہیں کہ مکہ والے کیا رویہ اختیار کریں گے اور لڑائی کا کیا نتیجہ رونما ہوگا مگر مکہ والوں کے ایک ایسے سردار کے کہنے پر جو ساری عمر مسلمانوں سے لڑتا رہا تھا اور کفار کے لشکر کا کمانڈر رہا تھا آپ نے ایک اسلامی کمانڈر کو معزول کر دیا۔ کیا دنیا کی تمام جنگوں کی تاریخ میں کوئی ایک بھی ایسی مثال پیش کی جاسکتی ہے۔ کمانڈر چھوڑ نائیک اور لیس نائیک کی مثال بھی نہیں دکھائی جاسکتی کہ اُسے اس لئے سزا دی گئی ہو کہ اس نے میدانِ جنگ میں کھڑے ہو کر کہا ہو کہ آج ہم دشمن کی خبر لیں گے اور اسے اپنے کئے کا مزہ چکھائیں گے۔ مغربی تاریخوں میں ایک مشہور شخص ابراہیم لنکن کا ذکر آتا ہے کہ اس کے زمانہ میں دو گروہوں میں لڑائی ہوئی۔ ایک کہتا تھا غلامی قائم رہنی چاہیئے اور دوسرا گروہ اسے ظلم قرار دے کر مٹانا چاہتا تھا ابراہیم لنکن مٹانے والوں میں سے تھا۔ اسکی بڑی خوبی یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب دوسرے فریق کو شکست ہوئی اور اسے فتح تو وہ سر نیچے کئے ہوئے دشمن جرنیل کے گھر پر گیا۔ کہتے ہیں وہ اس وقت دُعا کر رہا تھا۔ افسروں نے اسے کہا کہ ہمیں بینڈ بجاتے ہوئے جانا چاہیئے مگر اسنے کہا نہیں۔ اس طرح دوسروں کا دل دُکھے گا۔ یہ ابراہیم لنکن کی ایک خاص خوبی بیان کی جاتی ہے مگر وہ ایسا شخص تھا جسے ان لوگوں نے کوئی ذاتی دُکھ نہیں دیا تھا

لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ پر حملہ آور ہوئے تو ان لوگوں کی قدّاری کی وجہ سے حملہ آور ہوئے تھے اور ان دشمنوں پر حملہ کرنے گئے تھے جنہوں نے قریباً ۲۱ سال تک مسلمانوں پر ظلم کئے تھے۔ جنہوں نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مکی زندگی کے تیرہ سال کے ہر منٹ بلکہ ہر سیکنڈ میں مارنے اور ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی اور اس کے بعد سات سال تک دو سو میل دور جا کر وہ آپ کی تباہی کی کوشش کرتے رہے تھے مگر ان تمام مظالم کے باوجود جب آپؐ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے عفو و کرم کا وہ نمونہ دکھایا جس کے مقابلہ میں ابراہیم لنکن کا نمونہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا آپ نے مکہ والوں کو جمع کیا اور ان سے پوچھا کہ بتاؤ اب تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے اگر اس وقت ان کے جسموں کا قیمہ بھی کر دیا جاتا تو میں سمجھتا ہوں یہ ان کے جرموں کے مقابلہ میں کافی سزا نہ تھی مگر جب انہوں نے کہا کہ ہم سے وہی سلوک کیا جائے جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ کیا تھا تو آپ نے فرمایا لاتثریب علیکم الیوم جاؤ تمہیں معاف کیا جاتا ہے اور تمہیں کوئی ملامت نہیں کی جاتی۔ یہ وہ خاتمہ ہے جو اس عظیم الشان جنگ کا ہوا جو آپؐ کے اور آپ کے دشمنوں کے درمیان بیس سال تک جاری رہی کیا اس نمونہ کے ہوتے ہوئے کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غیر مسلموں پر ظلم کیا اور انہیں تلوار کے زور سے اپنے مذہب میں داخل کرنے کی کوشش کی تعصّب یا جہالت سے اعتراض کرنا اور بات ہے ورنہ جو شخص حقائق پر غور کرنے کا عادی ہو وہ یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر دنیا میں اپنے دشمنوں سے نیک سلوک کرنے والا اور کوئی شخص نہیں گذرا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ حضرت یوسفؑ نے بھی اپنے بھائیوں کو لاتثریب علیکم الیوم کہا تھا مگر یوسفؑ کے سامنے ان کے اپنے بھائی کھڑے تھے جن کی سفارش کرنے والے ان کے ماں باپ موجود تھے مگر وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے آپ کے عزیزوں اور بھائیوں کے قاتل تھے۔ حضرت حمزہ رضؓ کو قتل کرنے والے کون لوگ تھے۔ حضرت خدیجہ رضؓ کی وفات کا باعث کون لوگ تھے۔ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی چہیتی بیٹی کو مارنے والے کون لوگ تھے جبکہ وہ حاملہ تھیں اور خاوند نے اس خیال سے کہ اسلام کی عداوت کی وجہ سے لوگ انہیں مکہ میں تنگ کرتے ہیں مدینہ روانہ کر دیا تھا مگر کفار نے راستہ میں انہیں سواری سے گرا دیا جس سے اسقاط ہو گیا۔ اور اسی وجہ سے بعد میں آپ کی وفات ہو گئی۔ حضرت یوسفؑ کے سامنے کون سے

جذبات تھے سوائے اس کے کہ ان کے بھائیوں نے ان کو وطن سے نکال دیا تھا مگر یہاں تو یہ حالت تھی کہ ابوطالب کی روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ رہی تھی کہ یہ لوگ میرے قاتل ہیں جس نے تیری خاطر سالہا سال اپنی قوم کا مقابلہ کیا عالم خیال میں حضرت خدیجہ رضؓ آپؐ کے سامنے کھڑی کہہ رہی تھیں کہ میں نے اپنا مال و دولت اور اپنا آرام و آسائش سب کچھ آپ کے لئے قربان کر دیا تھا۔ اب یہ لوگ جو میرے قاتل ہیں آپ کے سامنے کھڑے ہیں۔ حضرت حمزہ رضؓ کھڑے کہہ رہے تھے کہ انہی میں سے وہ لوگ ہیں جنہوں نے میری لاش کی بے حرمتی کی اور میرے جگر اور کلیجہ کو باہر نکال کر پھینک دیا تھا۔ آپ کی بیٹی آپ کے سامنے کھڑی کہہ رہی تھیں کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں ایک عورت پر ہاتھ اٹھاتے ہوئے شرم نہ آئی اور ایسی حالت میں مجھ پر حملہ کیا جبکہ میں حاملہ تھی اور مجھے ایسا نقصان پہنچایا جس کے بعد میری وفات ہو گئی۔ پھر وہ سینکڑوں صحابہؓ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے بچوں سے بھی زیادہ عزیز تھے اور جن میں ــ ایسے لوگ بھی تھے کہ جب ان میں سے ایک کو کفار نے پکڑا اور قتل کرنے لگے تو انہوں نے پوچھا کہ کیا تم یہ پسند نہ کرو گے کہ اس وقت تمہاری جگہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ اور تم آرام سے اپنے بیوی بچوں میں بیٹھے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میں آرام سے اپنے گھر میں بیٹھا ہوں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں مدینہ میں چلتے ہوئے کانٹا تک چبھے۔ ایسے عزیز صحابہؓ کو دُکھ دے دے کر مارا گیا۔ ان کی روحیں اس وقت عالم خیال میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑی کہہ رہی تھیں کہ یہ لوگ ہمارے قاتل ہیں اب ان سے ہمارا انتقام لیا جائے مگر باوجود ان سب جذبات کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا تو یہی کہا کہ لاتثریب علیکم الیوم جاؤ آج تم سے کوئی بازپرس نہیں کی جائے گی اتنے بڑے نمونہ کو دیکھتے ہوئے بھی اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ اسلام اپنے دشمنوں سے رواداری کی تعلیم نہیں دیتا تو اس سے زیادہ نابینا اور کوئی شخص نہیں ہو سکتا۔

اسلام کی ایسی روادارانہ تعلیم کا ہی یہ اثر تھا کہ اسلامی ملکوں میں اسلامی حکومتوں کے ماتحت غیر اقوام کے لوگ بڑے بڑے اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ کے خلفاء کے زمانہ میں اسلام ایک جنگی انتشار کی حالت میں سے گزر رہا تھا اور ابھی ایسی حکومت قائم نہیں ہوئی تھی جس میں تمام اقوام مل کر بس جانے کا فیصلہ کر لیں اس لئے بعض سیاسی حقوق کامل طور پر غیر مسلموں کو نہیں دئے جا سکتے تھے مگر

باوجود اس کے جہاں جہاں ممکن تھا ان کو سرداری کے حقوق دئے گئے ہیں۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل مقنا کو جو خط لکھا اس میں صاف طور پر یہ الفاظ پائے جاتے ہیں کہ لیس علیکم امیرٌ الّا من انفسکم او من اھل رسول اللہ (مجموعۃ الوثائق السیاسیہ ص ۳۶) یعنی تمہاری قوم میں گورنر یا تم میں سے ہوگا یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاندان میں سے ہوگا۔ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تسلیم فرماتے ہیں کہ کسی علاقہ کا گورنر غیر مسلم بھی ہو سکتا ہے۔

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کے زمانہ میں بھی حالانکہ ابھی ملک میں پُرامن طور پر ساری قومیں نہیں بسی تھیں ان حقوق کو تسلیم کیا جاتا تھا۔ چنانچہ علامہ شبلی اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"حضرت عمرؓ نے صیغۂ جنگ کو جو وسعت دی تھی اس کے لئے کسی قوم اور کسی ملک کی تخصیص نہ تھی۔ یہاں تک کہ مذہب و ملت کی بھی کچھ قید نہ تھی۔ والنٹیئر فوج میں تو ہزاروں مجوسی شامل تھے جن کو مسلمانوں کے برابر مشاہرے ملتے تھے۔ فوجی نظام میں بھی مجوسیوں کا پتہ ملتا ہے"

(الفاروق حصہ دوم زیر عنوان صیغۂ فوج ص ۱۰۱)

اسی طرح لکھتے ہیں:۔

"یونانی اور رومی بہادر بھی فوج میں شامل تھے۔ چنانچہ فتح مصر میں ان میں سے پانسو آدمی شریک جنگ تھے۔ اور جب عمرو بن العاص نے فسطاط آباد کیا تو یہ جداگانہ محلے میں آباد کئے گئے۔ یہودیوں سے بھی یہ سلسلہ خالی نہ تھا۔ چنانچہ مصر کی فتح میں ان میں سے ایک ہزار آدمی اسلامی فوج میں شریک تھے"

(الفاروق حصہ دوم ص ۱۰۶)

(باقی)

---

"انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت اور ہر حالت میں دعا کا طالب رہے اور دوسرے اقتباس ... دبّک فحدّث پر عمل کرے۔ خدا تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کی تحدیث کرنی چاہیئے اس سے خدا تعالیٰ کی محبت بڑھتی ہے اور اسکی اطاعت اور فرمانبرداری کیلئے جوش پیدا ہوتا ہے" (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

# "پیغامِ صلح" کی ایک غلط بیانی کی تردید

مکرم ملک محمد سلیم صاحب پنشنر ۔ جہلم

اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۲۳ ستمبر کے صفحہ ۱۱ پر زیر عنوان "ضروری تصحیح" محمد شریف صاحب راجوروی کی طرف سے خاکسار کے متعلق یہ شائع ہوا ہے۔ کہ

"ملک محمد سلیم صاحب اگرچہ ابھی تک جماعت میں داخل نہیں ہوئے تاہم حسن ظن اور میلانِ طبع کی وجہ سے کبھی کبھی ہماری تقریبات اور درس قرآن کریم کی سماعت میں شرکت فرماتے ہیں۔ چنانچہ گذشتہ میلاد النبیؐ کے جلسہ میں آپ نے تقریر بھی کی تھی۔"

تحریر کا انداز ایسا ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں یہ گمان ہوتا ہے کہ گویا خاکسار خلافت احمدیہ سے برگشتہ ہو کر غیر مبائعین میں شامل ہونے کے لئے تیار ہے۔

حالانکہ ایسا خیال خاکسار کے متعلق بالکل بے بنیاد اور بے ثبوت ہے۔ جب سے مولوی محمد شریف صاحب جہلم میں مقیم ہیں مجھے صرف ایک مرتبہ دو تین منٹ تک ان کا درس سننے کا اتفاق ہوا۔ ان کی مسجد ہمارے محلہ میں ہے لیکن کبھی ان کی تقریبات ہونے کا چرچا سننے میں نہیں آیا۔ جلسہ میلاد النبیؐ جس کا ذکر ان کی رپورٹ میں ہے اس کا بھی کوئی چرچا نہ تھا۔ صرف مجھے عزیز عبد الرؤف صاحب نے جلسہ سے ایک گھنٹہ قبل مسجد کے پاس سے گزرتے ہوئے شرکت کی دعوت دی اور فرمایا کہ اگر میں چاہوں تو کچھ بیان بھی کر دوں۔ اس لئے خاکسار جلسہ میں چلا گیا۔ عصر کی نماز کے بعد مسجد کے اندرونی کمرہ میں جلسہ ہوا۔ حاضرین زیادہ سے زیادہ ۱۵ افراد اور اتنی ہی تعداد یا دو تین زیادہ کم سن بچوں کی تھی۔ صرف مولوی محمد شریف صاحب کی تقریر ہوئی۔ اس کے بعد خاکسار نے اخبار الفضل کے خاتم النبیین نمبر میں سے مولانا مولوی ابوالعطاء صاحب فاضل کا مضمون بعنوان "بلند ترین سیرت نبویؐ کا راز" پڑھ کر سنایا میں نے اپنی طرف سے لکھا ہوا کوئی مقالہ نہیں پڑھا۔ جیسا کہ پیغام صلح نے ظاہر کیا ہے۔ مضمون کے خاتمہ پر خاکسار نے تمام سامعین کو جلسہ سیرت النبیؐ میں جو اسی دن مسجد احمدیہ نیا محلہ جہلم میں بعد نماز مغرب ہونا تھا شرکت کی دعوت دی مگر افسوس کہ مولوی صاحب اور ان کا کوئی ہم جماعت (سوائے مستری عبد اللہ صاحب کے جو نیا محلہ میں ہی رہتے ہیں) جلسہ میں شریک نہ ہوا۔

کسی شخص کا دوسرے فرقہ کے درس قرآن اور تقریبات میں شامل ہونا کوئی عجیب کی بات نہیں اور نہ ہی اس سے لازم آتا ہے کہ اس کی طبع کا میلان ان کی طرف ہے۔ باقی رہا یہ لکھنا کہ مجھے ان کے متعلق حسن ظنی ہے۔ بھلا ایسی جماعت کے متعلق مذہبی معاملہ میں کیا حسن ظنی ہو سکتی ہے جس کے اکابرین کا عقیدہ حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی میں بلکہ اس کے بعد خلافتِ اولیٰ کے وقت بھی وہی رہا ہو جو اس وقت ہمارا ہے اور خلافت ثانیہ کے قیام کے وقت اس سے روگردانی کر لی ہو۔ پرانے غیر مبائعین تو اسے خوب جانتے ہی ہیں۔ مگر نوخیزوں کے غور و فکر کے لئے ان کی توجہ اخبار پیغام صلح ۱۶ / اکتوبر ۱۹۱۳ء میں درج شدہ مفصلہ ذیل بیان کی طرف مبذول کراتا ہوں۔

"معلوم ہوا ہے کہ بعض احباب کو کسی نے غلط فہمی میں ڈال دیا ہے کہ اخبار ہذا کے ساتھ تعلق رکھنے والے احباب یا ان میں سے کوئی ایک سیدنا و ہادینا حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدارج عالیہ کو اصلیت سے کم یا استخفاف کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے خدا تعالیٰ کو جو دلوں کا بھید جاننے والا ہے حاضر و ناظر جان کر علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہماری نسبت اس قسم کی غلط فہمی پھیلانا محض بہتان ہے ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہودؑ کو اس زمانہ کا نبی، رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔"

اسی طرح غیر مبائعین کا ایمان خلافت احمدیہ پر بھی ایسا ہی تھا جیسا کہ ہم مبائعین کا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد جب سلسلہ خلافت شروع ہوا تو ان کے اکابرین نے حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحبؓ کو خلیفۃ المسیح تسلیم کیا اور ان کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس وقت کے صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے سارے ممبروں کی طرف سے تمام جماعت کی اطلاع کیلئے حسب ذیل اعلان شائع کیا۔

"حضور علیہ السلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان و اقربا حضرت مسیح موعودؑ باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلمہ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ معتمدین میں سے ذیل کے احباب موجود تھے۔

مولانا حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب۔ جناب نواب محمد علی خان صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب مولوی محمد علی صاحب۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ خلیفہ رشید الدین صاحب۔ خاکسار (خواجہ کمال الدین)

(الحکم ۲۸ جون ۱۹۰۸ء و بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

ان حوالہ جات کے ہوتے ہوئے عقیدہ میں ۱۹۱۴ء تبدیلی خدا جانے کس مصلحت کی بنا پر کی گئی ہے۔ فکر و تدبر کا مقام ہے۔ نفع دنیا چند روزہ ہے۔ آخر خدا کے حضور ہی حاضر ہونا ہے۔

چونکہ میرے متعلق شبہ پیدا کیا گیا ہے لہٰذا میں اعلان کرتا ہوں کہ خاکسار خلافت احمدیہ پر صدق دل سے ایمان رکھتا ہے اور خلیفۂ وقت کے اشارہ پر اپنی جان۔ مال اور عزت قربان کرنے کے لئے تیار ہے ٭

---

## حالاتِ حاضرہ پر تبصرہ

# قبرص کا مسئلہ

(مکرم نسیم سیفی صاحب)

بعض چھوٹی چھوٹی جگہیں جن کے نام سے بھی لوگ واقف نہیں ہوتے اور نہ ان سے واقف ہونے کی کوئی وجہ موجود ہوتی ہیں۔ دفعتاً کسی جھگڑے کے باعث دنیا کے تمام اخباروں میں جلی سرخیوں کے ساتھ ہمارے سامنے آ جاتی ہیں اور پھر وہ جھگڑا طول پکڑتا چلا جاتا ہے اور اس چھوٹے سے مقام کی اہمیت ——— کم از کم اخباری اہمیت ——— بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔

قبرص بھی ایسا ہی ایک ملک ہے۔ اگر اس وقت قبرص سیاسی بحران میں سے نہ گزر رہا ہوتا تو یقیناً دنیا کے بہت کم لوگ جانتے کہ قبرص بھی دنیا کا کوئی ملک ہے۔ لیکن قبرص ایک عرصہ سے سیاسی بحران میں مبتلا ہے۔ اور وہاں کے باشندے بے اطمینانی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ نتیجہ یہ ہے کہ شاید ہی کوئی دن ایسا گزرتا ہوگا جب اخباروں میں قبرص کے متعلق کوئی خبر نہ چھپتی ہو۔

قبرص کے متعلق بعض ضروری معلومات قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں تاکہ جب وہ اس چھوٹے سے ——— لیکن اب اہم ——— ملک کے متعلق خبر پڑھیں تو انہیں حالات کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

قبرص اتنا چھوٹا ملک ہے کہ اس کا رقبہ صرف تین ہزار پانچ سو مربع میل ہے اور اس کی آبادی ساڑھے پانچ لاکھ افراد پر مشتمل ہے۔ اگرچہ اس ملک میں کئی قومیں آباد ہیں مثلاً ارجینیا کے باشندے میرونائٹس (Maronites) انگریز۔ یونانی اور ترک۔ لیکن یونانی اور ترک ہی یہاں کی بڑی قومیں سمجھی جاتی ہیں۔ جہاں تک قبرص کی سیاسی تاریخ کا تعلق ہے کہا جاتا ہے کہ آج سے اڑھائی ہزار سال قبل قبرص پر مصری لوگ حکومت کرتے تھے۔ مصریوں کے کچھ عرصہ حکومت کرنے کے بعد یہ ملک ایرانیوں کے ہاتھوں میں چلا گیا۔ لیکن تھوڑا ہی عرصہ بعد مصریوں نے پھر اسے اپنے قبضہ میں کر لیا۔ حضرت مسیح ناصری سے ساٹھ سال قبل قبرص رومی حکومت کے ماتحت آ گیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد رچرڈ (RICHARD) جس نے صلیبی جنگوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا اس نے اسے اپنے قبضہ میں کر لیا۔

۱۵۱۷ء میں یہ علاقہ ترکوں کے ہاتھ لگا۔ جنہوں نے ۱۸۷۸ء میں روسیوں کے خلاف مدد حاصل کرنے کے لئے یہ علاقہ برطانیہ کو دے دیا۔ اور ۱۹۲۵ء میں قبرص برطانیہ کے نو آبادیات میں شامل کر لیا گیا۔ اس ساری سیاسی تاریخ سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قبرص کبھی بھی یونان کی حکومت کے تحت نہیں تھا۔ اور اگرچہ اس کی آزادی کے لئے عیسائی اداروں نے آرچ بشپ میکاریوس کی رہنمائی میں اسے یونان کے تحت کرنے کی انتہائی کوشش کی لیکن یہ کوشش بالکل بے بنیاد تھی اور اس لئے کسی رنگ میں بھی کامیاب نہ ہو سکی۔

قبرص کی آزادی سے قبل وہاں ایک عرصہ تک قتل و غارت جاری رہا اور یہ سب کچھ عیسائی چرچ کے رہنماؤں کی سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت تھا بلکہ ہر اس سکیم کو چلانے والے کرنل گریواس تھے اور ان کی پارٹی جو اس سارے قتل و غارت کے پروگرام کی ذمہ دار تھی اس کا نام اے او کا (EOKA) تھا۔

۱۹۵۵ء میں برطانوی حکومت نے ترکی اور یونان کے نمائندوں کے ساتھ ایک کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا اور اگرچہ یہ کانفرنس فی الواقعہ منعقد بھی ہوئی لیکن تینوں پارٹیوں کا کسی بات پر اتفاق نہ ہو سکا اور ترکی اور یونان کے نمائندے کانفرنس کے ختم ہونے سے پہلے ہی اپنے اپنے ملکوں کو واپس چلے گئے۔

اس کے بعد برطانوی حکومت نے بشپ میکاریوس سے گفت و شنید شروع کی اور غالباً یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ موجودہ وقت میں قبرص جن مشکلات میں سے گزر رہا ہے وہ اسی غلطی کا نتیجہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب برطانوی حکومت کسی نو آبادی کو آزاد کرنا چاہتی ہے تو بسا اوقات اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے وہ بعض ملکی حقائق کو نظر انداز کر دیتی ہے یہ ایسی ہی بات ہے جیسی کہ ہندو پاک کی تقسیم سے قبل ایک موقعہ پر یہ خطرہ بھی پیدا ہو گیا تھا کہ برطانوی حکومت کانگریس کے رہنماؤں کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور دے کر اور مسلم لیگ کو قطعی طور پر نظر انداز کر کے ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ کر دے گی۔

بہرحال کچھ عرصہ بعد قبرص کو آزادی مل گئی لیکن قبرص کے باشندوں نے ایک لمحہ کیلئے بھی اس آزادی کا لطف نہیں اٹھایا۔ کیونکہ آرچ بشپ میکاریوس جو کہ نہایت متعصب قسم کے عیسائی ہیں ہر رنگ میں مسلمان ترک قبرصیوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنائے رکھنا چاہتے ہیں۔ اگرچہ یونائیٹڈ نیشنز کے مصالحتی نمائندے نے حال ہی میں ایک بیان میں کہا ہے کہ قبرص کے حالات اب کچھ سدھر چکے ہیں اور یہ کہ قبرص کا مسئلہ جلد ہی حل ہو جائیگا۔ یہ بیان انہوں نے یونان اور ترکی کے نمائندوں سے ملنے کے بعد جاری کیا تھا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ محض ان کی خوش فہمی ہے کیونکہ ترکی چاہتا ہے کہ اس مسئلہ کو باقاعدہ طور پر یونائیٹڈ نیشنز میں پیش ٭

---

٭۔ کیا جائے تا کہ اگر کوئی حل تلاش کیا جا سکے تو وہ دیرپا ہو نہ کہ محض عارضی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام اسلامی ممالک میں امن و امان قائم رکھے اور دنیا کے ہر مسلمان کو دوسرے مسلمان کے ساتھ اسلامی اخوت کے مظاہرہ کی توفیق دے۔ آمین

# لجنہ اماء اللہ لاہور کا سالانہ اجتماع

یہ اجتماع مورخہ ۱۱ر اکتوبر کو زیر صدارت صاحبزادی امۃ السلام صاحبہ بیگم مکرم مرزا رشید احمد صاحب ۹ بجے مسجد دارالذکر میں شروع ہوا۔ جس میں پانصد سے زیادہ مستورات شامل ہوئیں۔ گوجرانوالہ ۔ سیالکوٹ کی عہدیداران نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت فضیلت بیگم صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں صدر مجلس نے عہد نامہ دہرایا۔ نظم محترمہ امۃ المتین صاحبہ نے پڑھی۔

اس کے بعد مرکزی نمائندہ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں انہوں نے فرمایا کہ گذشتہ سات آٹھ سال کے مقابلہ میں اب لاہور میں زیادہ تنظیم نظر آرہی ہے اور کام احسن طریق پر ہونا شروع ہو گیا ہے۔ آپ نے آئندہ نئے عزم کے ساتھ کام کرنا اور زیادہ ذوق و شوق سے کام کرنے کی تاکید فرمائی۔

اس کے بعد تلاوت قرآن کریم کا مقابلہ ہوا۔ جس میں ۱۳ بہنوں نے حصہ لیا۔

بعد ازاں معیار اوّل اور معیار دوم کا مقابلہ ہوا۔ جس کے بعد نائب جنرل سیکرٹری لاہور محترمہ سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ نے مختصراً لجنہ لاہور کی سالانہ کارگزاری پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد مرکزی نمائندہ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ نے ناصرات سے پُر اثر خطاب فرمایا۔ خاص طور پر آپ نے تربیت و اصلاح پر زور دیا۔ آپ کے بعد محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب نائب صدر لجنہ لاہور نے بہنوں سے خطاب فرمایا جس میں بچیوں کی دینی تعلیم، پردہ اور سسرال، رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنے کی بہت تاکید فرمائی۔

بعد ازاں انگریزی کی تقریروں کا مقابلہ ہوا۔ جس کے ساتھ پہلا اجلاس ختم ہوا۔ اور کھانے اور نماز باجماعت کے بعد ۲½ بجے دوسرا اجلاس زیر صدارت بیگم صاحبہ چوہدری بشیر احمد صاحب شروع ہوا۔ جس میں معیار سوم کا مقابلہ ہوا۔ بعد ازاں تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی۔ اجتماع کے مقابلہ جات میں اوّل۔ دوم اور سوم آنے والیوں کے علاوہ لیکچر سیالکوٹ کے امتحان میں پوزیشن لینے والیوں کو بھی انعامات دیئے گئے۔ حلقہ جات کے سال بھر کے کام کو مدنظر رکھتے ہوئے جن حلقوں نے پوزیشن حاصل کی ان کو بھی انعامات دیئے گئے۔ ان کے نام ذیل میں درج ہیں۔

حلقہ راج گڑھ ۔ اوّل
حلقہ دھرم پورہ دوم
حلقہ محمد نگر ۔ سوم

(خاکسار طاہرہ طلعت آفس سیکرٹری ۔ دفتر لجنہ اماء اللہ لاہور)

# انعامی امتحان اطفال الاحمدیہ

بتقریب سالانہ اجتماع انصار اللہ ۹ سے ۱۴ سال کی عمر کے بچوں کی دینی معلومات کا امتحان مقابلہ ہوگا۔ اوّل اور دوم آنے والوں کو انعام بصورت تعلیمی فیس دیا جائے گا۔ یعنی بالترتیب سال بھر کی پوری فیس و نصف فیس۔

نصاب:۔ (۱) عبادات اور ان کی ضرورت ۔ قیمت ۳۷ پیسے
(۲) اخلاق اور ان کی ضرورت ۔ " ۳۱ "
(۳) رسالہ روزہ ۔ " ۲۵ "
(۴) انٹرویو متعلق معلومات عام اسلام اور سلسلہ عالیہ احمدیہ

تحریری امتحان ۲۸/۱۰/۶۴ کو بروز جمعرات ۹ بجے صبح بشیر ہال میں زیر نگرانی مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب ٹی آئی ہائی سکول ہوگا۔ انٹرویو دوران اجتماع ہوگا۔ انصار اللہ ہال کے نوٹس بورڈ پر وقت لکھ دیا جاوے گا۔ اطفال سرگرمی سے تیاری کریں اور شریک امتحان ہوں۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

# دُعائے مغفرت

میرے پھوپھا جان چوہدری جواہر الدین صاحب چک ۱۲۸/۹-ایل ضلع منٹگمری مورخہ ۲/۱۰/۶۴ بوقت قریباً ۸ بجے شام وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے تہجد گزار اور پابند صوم و صلوٰۃ تھے۔ مرحوم کی میت کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں ۳/۱۰/۶۴ کو دفن کیا گیا۔ نماز جنازہ محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ احباب بلندی درجات کیلئے دعا فرماویں۔ (خاکسار اللہ رکھا ملازم بجلی دفتر ربوہ)

# گندم

ہمارے ملک میں گندم کی اوسط پیداوار آٹھ نو من فی ایکڑ ہے۔ جبکہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک میں اس کی اوسط اس سے کئی حصے زیادہ ہے۔ اس زیادتی کی وجہ کوئی شعبدہ بازی ہے نہ الہ دین کا افسانوی چراغ۔ بلکہ محض پرانی ڈگر سے ذرا ہٹ کر زمین کی اچھی تیاری۔ مناسب وقت پر ایسی اقسام کی کاشت۔ جو بیماری کا مقابلہ کر سکیں۔ کھادوں کے مناسب استعمال اور فصل کو جڑی بوٹیوں سے صاف رکھ کر صحیح آبپاشی ہے جس سے وہ لوگ اپنی محنت کا ثمر ہم سے کئی گنا زیادہ حاصل کر رہے ہیں۔

ہمارے ملک میں بھی یہ اوسط زیادہ کی جا سکتی ہے۔ زمین میں صلاحیت ہے۔ حالات سازگار ہیں۔ صرف عزم کی ضرورت ہے کہ دوسروں کے تجارب سے فائدہ اٹھا کر ہم عملی تدبیر کریں۔ کاشت کا موسم شروع ہو رہا ہے۔ مندرجہ ذیل پتہ پر ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر گندم کی کاشت نامی کتابچہ مفت منگوائیں اس میں مفصل ہدایات دی گئی ہے۔

دفتر "زراعت نامہ" ۔ ۵۵ آریہ نگر ۔ کرشن آباد ۔ لاہور ۔ (ناظر زراعت)

# خاص توجہ کے قابل اعلان

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کتاب تفہیمات ربانیہ کی طباعت شروع ہے۔ کتاب کی مقررہ قیمت سفید کاغذ پر گیارہ روپے ہے۔ بڑے حجم کے آٹھ صد صفحات ہوں گے۔ اور مجلد ہوگی۔ پیشگی بھیجنے والوں کو ایک روپیہ کی رعایت ہے۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ رعایت صرف ۳۱ر اکتوبر تک ادائیگی کرنے والوں کے لئے ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

# ضروری اعلان

ماہ اکتوبر کا الفرقان اپنی مقررہ تاریخ یعنی دس اکتوبر کو پوسٹ کر دیا گیا ہے۔ اس نمبر میں دو خاص مضمون بھی ہیں۔ (۱) خاتمیت محمدیہ کا حقیقی اور جامع مفہوم۔ جس میں جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی کی جملہ کتابوں کے اقتباسات عمدہ ترتیب اور فیصلہ کن طریق پر درج ہیں۔ (۲) حجر اسود اور معجزہ شق القمر کی حقیقت۔ اس میں انکشافات جدیدہ کی رُو سے حقائق کا اظہار کیا گیا ہے۔ اگر کسی خریدار کو بروقت نہ ملے تو وہ اطلاع فرماویں۔ جن دوستوں کا چندہ ختم ہے ان کے نام وی۔ پی کئے گئے ہیں۔ وصول فرما کر ممنون فرماویں۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

# احباب رعایت سے فائدہ اٹھائیں

احباب کو "الفضل" کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے۔ کہ "تفسیر صغیر" کو بلاکوں پر چھپوانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو دوست اعلان کے مطابق پیشگی قیمت بھجوائیں گے۔ ان کو قیمت میں رعائت دی جائے گی۔ اس لئے احباب کو اس رعایت سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

(خاکسار ۔ ابوالمنیر نورالحق ۔ مینیجنگ ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ۔ ربوہ)

# نمایاں کامیابی اور درخواست دُعا

میرا لڑکا عزیز نصیر احمد ورک امسال بی ایس سی جیالوجی پارٹ II میں محض خدا تعالیٰ کے فضل سے اوّل رہا ہے۔ میرے لڑکے عزیز لئیق احمد ورک نے ایم بی بی ایس کا فائنل امتحان پاس کیا ہے۔ نیز میری لڑکی عزیزہ امۃ الرشید نے بھی امسال بی۔ اے پاس کیا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیزان کی ان کامیابیوں کو آئندہ دینی و دنیوی کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت کرے۔ آمین

(بیگم چوہدری عبداللطیف صاحب ورک حال ساکن رحمٰن پورہ اچھرہ لاہور)

اسامیاں انسپکٹر سینٹرل ایکسائز اینڈ لینڈ کسٹمز۔ تنخواہ ۱۸۵-۵۰۰-۱۰ نیز الاؤنسز
شرائط:۔ گریجوایٹ ۱/۱۱/۶۴ کو عمر ۲۵ تک
درخواستیں بمعہ مصدقہ نقول سندات ۵/۱۱/۶۴ تک بنام مینیجر دفتر روزگار اور آگے بنام کولیکٹر ۲۰/۱۱/۶۴ تک (پ۔ٹ ۹/۱۰/۶۴) ناظر تعلیم

**انصار اللہ کا مرکزی اجتماع ۱۳-۱۴-۱۵ر نومبر کو منعقد ہو رہا ہے۔** (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تفہیمات ربانیہ
مصنفہ مولانا ابوالعطاء جالندھری
صفحات آٹھ سَو
مجلد کاغذ سفید
مقررہ قیمت گیارہ روپے
۳۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء تک پیشگی رقم کی صورت میں عارضی قیمت دس روپے
مینیجر الفرقان ربوہ

# ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

**پشاور ۱۵ اکتوبر۔** صدر ایوب نے طلبہ کو تلقین کی ہے کہ وہ قوم کے غریب لوگوں کی رضاکارانہ امداد کریں اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ صدر کل صبح پشاور یونیورسٹی کے ان طلباء کے گروپ لیڈروں کو سرٹیفکیٹ دینے کی تقریب میں تقریر کر رہے تھے۔ صدر نے کہا کہ پشاور یونیورسٹی میں کچھ ایسی خصوصیات ہیں جن پر اس یونیورسٹی کے طلبا اور اساتذہ بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں۔ مگر سب سے بڑی فخر کی بات یہ ہے کہ آپ نے سماجی خدمت میں دوسروں کی قیادت اور رہنمائی کی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد اسی طرح لوگوں کی خدمت کریں گے۔ صدر نے طلباء کو یاد دلایا کہ حقوق اللہ کی ادائیگی کے بعد انسان پر انسان کے حقوق ہی سب سے بڑے فرائض رہ جاتے ہیں۔ اور ہمیں ان کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔

**راولپنڈی ۱۵ اکتوبر۔** صدر ایوب انتخابی ادارہ کے انتخاب کے سلسلہ میں سات نومبر کو اپنا ووٹ ڈالیں گے۔ ان کا ووٹ راولپنڈی کے حلقہ نمبر ۳۶۲ میں درج ہے اس حلقہ کا پولنگ سٹیشن ایوب نیشنل پارک میں ہو گا۔ جہاں تک صدر کے ساتھ ہی واضح ہے صدر ایوب غالباً ملک کے پہلے سربراہ ہیں جنہوں نے ملک گیر انتخاب میں اپنا حق رائے دہی استعمال کرنا ہے۔

**گجرات ۱۵ اکتوبر۔** صدر ایوب خان ۱۸ اکتوبر کو گجرات پہنچ رہے ہیں یہاں ان کا استقبال کرنے کے لئے زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں صدر مملکت ضلع گجرات میں دو مقامات پر عام جلسوں سے خطاب کریں گے۔ اس سے قبل صدر ایوب سرائے عالمگیر اور کھاریاں جائیں گے جہاں ان کا شاندار استقبال کیا جائے گا صدر ایوب کھاریاں میں ایک جلسہ عام سے خطاب کریں گے بعد ازاں صدر مملکت گجرات آئیں گے ایک بجے ان کو پرتکلف عصرانہ دیا جائے گا۔

**پشاور ۱۵ اکتوبر۔** رومانیہ کے وزیر اعظم مسٹر جارج ماورر جو آج کل پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں کل کراچی سے پشاور پہنچے اور انہوں نے دونوں ملکوں کے باہمی مفاد کے مسائل پر صدر ایوب سے بات چیت کی۔ رات کو صدر ایوب نے معزز مہمان کے استقبال میں ایک دعوت دی۔ وزیر اعظم رومانیہ پرسوں رات کراچی پہنچے تھے۔

**کورپس کرسٹی (ٹیکساس) ۱۵ اکتوبر۔** ٹیکساس پولیس نے اس اطلاع کے بعد کہ اتوار کو صدر جانسن کی جان لینے کی کوشش کی جائے گی ایک سابق سزا یافتہ مجرم کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس نے گزشتہ رات اس مجرم کے مکان پر چھاپہ مارا۔ اور بہت سا اسلحہ اور گولیاں برآمد کیں اس سلسلہ میں مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔

واضح ہے کہ امریکہ کے آنجہانی صدر کینیڈی کو بھی ٹیکساس کے ایک شہر ڈلاس میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ ٹیکساس صدر جانسن کی آبائی ریاست ہے

**کراچی ۱۵ اکتوبر۔** مسٹر ذوالفقار علی بھٹو ایک وفد کے ہمراہ آج صبح تہران روانہ ہو گئے۔ یہ وفد معاہدہ استنبول کے تحت وزارتی کونسل کے پہلے اجلاس میں شرکت کرے گا جو تہران میں آج سے شروع ہو رہا ہے۔

**قاسم پور ۱۵ اکتوبر۔** مرکزی وزیر صنعت مسٹر عبداللہ المحمود نے کہا ہے کہ پاکستانی اور روسی ماہرین چھاگانگ میں جاری کے مقام پر تیل نکالنے کے لئے اگلے سال برسات کے بعد آزمائشی کنوئیں کی کھدائی شروع کر دیں گے۔

**بمبئی ۱۵ اکتوبر۔** کل یہاں دو ٹرینوں کے درمیان ٹکر میں چار مسافر ہلاک اور ۲۸ زخمی ہو گئے۔ زخمی ہونے والوں میں سے دس افراد کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے واقعات کے مطابق ایک ٹرین بمبئی کے ایک ڈاؤن سٹیشن پر کھڑی تھی جب کہ پیچھے سے ایک برقی ریل آ کر اس سے ٹکرا گئی

**کراچی ۱۵ اکتوبر۔** یہاں ایک سمجھوتہ پر دستخط ہوئے ہیں جس کے تحت امریکہ نے چھاگانگ کی بندرگاہ کی توسیع و ترقی کے لئے حکومت پاکستان کو ۴۳ لاکھ ڈالر کا قرضہ دینا منظور کر لیا ہے اس سمجھوتہ پر حکومت پاکستان کی جانب سے صدارتی سیکرٹریٹ کے اقتصادی امور کے ڈویژن سیکرٹری مسٹر ایس عثمان علی اور پاکستان کے امریکی امدادی ایجنسی (ایڈ) کے مشن کے سربراہ مسٹر ڈی جی میکڈانلڈ نے دستخط کئے۔

**الجزائر ۱۵ اکتوبر۔** صدر بن بیلا نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ کیوبا کی حکومت کو تسلیم کرے۔ صدر بن بیلا کیوبا کے صدر کے اعزاز میں ایک جلسہ سے خطاب کر رہے تھے۔ کیوبا کے صدر آج کل الجزائر کے خیرسگالی دورہ پر آئے ہوئے ہیں صدر بن بیلا نے کہا کہ کیوبا کے عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جیسی حکومت چاہیں اپنے لئے پسند کریں۔ مگر یہ افسوس کی بات ہے کہ امریکہ نے گزشتہ پانچ سال سے کیوبا کے عوام کے حق کو تسلیم نہیں کیا اور کیوبا کی عوامی حکومت کو اپنے لئے ڈراؤنا مسئلہ بنائے ہوئے ہے انہوں نے مزید کہا کہ امریکہ روس کے ساتھ تو تعلقات بحال کئے ہوئے ہے مگر کیوبا کے ۶۰ لاکھ عوام کو اپنی خواہشات پر عمل کرنے سے روک رہا ہے جو کیوبا پر ظلم کے مترادف ہے انہوں نے کہا کہ ان حالات میں کیوبا کا یہ مطالبہ جائز ہے کہ امریکہ اس کے حقوق کو تسلیم کرے۔

**گنساس سٹی ۱۵ اکتوبر۔** امریکہ کے سابق صدر ٹرومین کل اپنے گھر میں اچانک گر جانے سے بیہوش ہو گئے۔ انہیں بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال پہنچایا گیا۔ مسٹر ٹرومین کی عمر ۸۰ سال ہے اور وہ ان دنوں امریکی آئین کی تاریخ مرتب کر رہے ہیں۔ ہسپتال کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ مسٹر ٹرومین کو گرنے سے سر میں چوٹ لگی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جس وقت صدر ٹرومین گرے وہ غسل خانہ میں تھے۔

**نئی دہلی۔** آنجہانی گاندھی جی کے قاتل ناتھو رام گوڈسے کے بھائی گوپال گوڈسے کو کل ۱۵ سال کی قید بامشقت کے بعد رہا کر دیا گیا۔ انہیں پندرہ سال قبل گاندھی جی کے قتل کی سازش میں شریک ہونے کے جرم میں عمر قید کی سزا دی گئی تھی جو بعد میں ۱۵ سال کر دی گئی تھی اور کل پندرہ سال پورے ہونے پر انہیں رہا کر دیا گیا۔

PSALMS OF AHMAD
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اردو اشعار
کا
انگریزی اشعار میں ترجمہ
مترجم صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز۔ (زیر طبع)
الناشر ریویو آف ریلیجنز ربوہ

حیات بشیر
مؤلفہ شیخ عبدالقادر صاحب
شائع ہو گئی، اجتماع پر ربوہ سے حاصل کیجئے خلاصہ مندرجات درج ذیل ہے:۔
شروع میں عرض حال۔ پیش لفظ تحریر فرمودہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب۔ فہرست مضامین، فہرست عکسی تصاویر۔ تاثرات۔ ایک نہایت ہی لطیف مضمون تحریر فرمودہ جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ لائل پور
پہلا باب۔ مختصر مگر مکمل سوانح حیات حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ
دوسرا باب:۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا کچھ تذکرہ
تیسرا باب:۔ اطاعت امام اور اس سے متعلقہ مسائل
چوتھا باب:۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے خطوط اور پیغامات
پانچواں باب:۔ طالب علموں اور دیگر احباب کو صائب مشورے اور نصائح۔
چھٹا باب:۔ آپؓ کی علمی خدمات
ساتواں باب:۔ آپؓ کی علالت اور وفات
آٹھواں باب:۔ ان تمام مضامین اور نوٹوں کی فہرست جو آپ نے زندگی بھر الفضل میں لکھے
نواں باب:۔ آپ کی یاد میں شعراء احمدیت کا منظوم کلام
دسواں باب:۔ آپ کی تحریر کا نمونہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا ایک قیمتی مضمون "حیات طیبہ اور حیات نور" کی بعض غلطیوں کی تصحیح۔ آپ کے دو خطوط۔
حجم:۔ ۵۳۶ صفحات۔ کاغذ سفید اور پائیدار۔ فوٹو دس عدد۔ جلد خوبصورت اور مضبوط۔ ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت صرف ۸ روپے۔
الناشر شیخ عبدالہادی مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ۔ لاہور۔

ہمدرد دنسوال (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس روپے ۱۹

# شیخ امری عبیدی کی وفات ہماری قوم کے لئے ایک عظیم نقصان کا موجب ہے

## ہم اپنے درمیان اس خلاء کو برداشت کرنے کی تاب نہیں رکھتے

### شیخ امری کی وفات پر ٹانگانیکا کے صدر مملکت جولیئس نیریرے کا اظہار تعزیت

احباب کو یہ افسوسناک اطلاع مل چکی ہے کہ جماعت احمدیہ ٹانگانیکا کے ایک نہایت ہی مخلص رکن جو وہاں وزیر تعمیرات و ثقافت ملی کے ممتاز عہدے پر فائز تھے اور قبل ازیں دارالسلام کے میئر بھی رہ چکے تھے ۹ر اکتوبر ۱۹۶۴ء کو جرمنی میں وفات پا گئے۔ آپ کی وفات پر زنجبار اور ٹانگانیکا ری پبلک کے صدر مملکت مسٹر جولیئس نیریرے نے دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی وفات کو پوری قوم کے لئے ایک عظیم نقصان کا موجب قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی بے وقت وفات سے جو زبردست خلا پیدا ہوا ہے قوم میں اسے برداشت کرنے کی استطاعت نہیں ہے ان کا یہ تعزیتی پیغام نیروبی سے شائع ہونے والے انگریزی اخبار "ایسٹ افریقن اسٹینڈرڈ" کی ۱۲ر اکتوبر ۶۴ء کی اشاعت میں شائع ہوا ہے اس میں وہ فرماتے ہیں:-

"ہم میں سے ان بہت سے لوگوں کے لئے جن کے ایک لمبے عرصہ سے ان کے ساتھ دوستانہ مراسم تھے ان کی وفات ایک ذاتی نقصان کی حیثیت رکھتی ہے مزید برآں یہ ہماری قوم کے لئے بھی ایک عظیم نقصان کا موجب ہے ......

ان کی عظیم لیاقتیں اور ان کی خدمات بلا پس و پیش اس ملک کے لوگوں کے لئے ہمیشہ وقف رہیں ہم اپنے درمیان اس خلاء کو برداشت کرنے کی تاب نہیں رکھتے۔"

یہ امر قابل ذکر ہے کہ محترم شیخ امری عبیدی صاحب مرحوم دارالسلام کا میئر بننے سے قبل دو سال تک ربوہ میں مقیم رہ کر دینی علوم کا مطالعہ کرتے رہے تھے اور آپ نے جماعت احمدیہ کے مرکزی کالج جامعۃ المبشرین سے باقاعدہ ڈگری بھی حاصل کی تھی۔ ایسٹ افریقن اسٹینڈرڈ میں آپ کی وفات پر جو نوٹ شائع ہوا ہے اس میں دینی علوم کی تحصیل اور دینی ڈگری کا بھی خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے چنانچہ اخبار نے لکھا ہے:-

"انھوں (یعنی شیخ امری عبیدی صاحب مرحوم) نے مغربی پاکستان کے شہر ربوہ میں ایک دینی کالج میں ۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۶ء تک تعلیم پائی اور دینیات عربی اور اردو میں ڈگری حاصل کی۔"

(ایسٹ افریقن اسٹینڈرڈ نیروبی ۱۲ر اکتوبر ۱۹۶۴ء)

## اجتماع میں شامل ہونے والے خدام کے لئے ایک ضروری اعلان

ہمارا سالانہ اجتماع ۲۳، ۲۴، ۲۵ اکتوبر ۱۹۶۴ء ربوہ میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ العزیز۔

ہر خادم کو چاہیئے کہ اس تین دن کی علمی ٹریننگ میں شامل ہونے کی پوری پوری کوشش کرے اور بلا اشد مجبوری اس مفید ذریعۂ تربیت کو نہ کھوئے چونکہ سردی کے موسم کا آغاز ہو گیا ہے اس لئے شامل ہونے والے خدام سے التماس ہے کہ گرم کپڑے سویٹر وغیرہ اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

قائدین اس بات کا اہتمام کریں کہ کوئی خادم گرم کپڑے کے بغیر نہ ہو۔

(مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

## قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

ہمارے مالی سال کے ختم ہونے میں اب صرف دو ہفتے باقی ہیں تمام مجالس سے درخواست ہے کہ سال رواں کے چند دنوں میں جس قدر رقوم بھی ان کے ذمہ بقایا ہیں وہ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ساتھ لیتے آئیں۔ (مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

## مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل کیا جائے

### صدر ایوب اور وزیر اعظم رومانیہ کا مشترکہ اعلان

راولپنڈی ۱۶ر اکتوبر۔ کمیونسٹ ملک رومانیہ نے بھی کشمیریوں کے حق خود اختیاری کی پرزور حمایت کی۔ رومانیہ کے وزیر اعظم کے دورہ کے اختتام پر جو مشترکہ اعلامیہ جاری ہوا ہے اس میں کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد کی ضرورت پر بھی زور دیا گیا ہے

مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ صدر ایوب خان کی دعوت پر رومانیہ کے وزیر اعظم پاکستان کے تین روزہ دورہ پر آئے دونوں رہنماؤں نے اپنی بات چیت میں امن عالم کے لئے نقصان دہ مختلف متنازعہ بین الاقوامی امور پر اظہار تشویش کیا۔ اور اس بات سے اتفاق کیا کہ ان تمام تنازعات کا اقوام متحدہ کے منشور اور بین الاقوامی قانون اور انصاف کے اصولوں کے مطابق پرامن حل ضروری ہے۔ یاد رہے کشمیریوں کے حق خود اختیاری کے سلسلے میں ۱۹۶۲ء میں سلامتی کونسل میں تنازعہ کشمیر پر بحث کے دوران رومانیہ کا رویہ اس سے مختلف تھا۔

مشترکہ اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ صدر ایوب نے رومانیہ کے وزیر اعظم پر تنازعہ کشمیر کے فوری پرامن حل کی اہمیت واضح کی اور بتایا کہ اس مسئلے کے حل سے نہ صرف عالمی امن کو استحکام ملے گا بلکہ پاک و ہند اور کشمیر کے عوام کو بھی فائدہ پہنچے گا۔

دونوں سربراہوں نے دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات پر اطمینان ظاہر کیا اور سفارتی تعلقات قائم کرنے اور تجارت بڑھانے پر آمادگی ظاہر کی انھوں نے اسی سال مئی میں طے پانے والے تجارتی معاہدے پر بھی اطمینان ظاہر کیا اور کہا کہ مختلف نظریات اتحاد میں رکاوٹ نہیں بن سکتے۔

### راجہ حسن اختر انتقال کر گئے

راولپنڈی ۱۶ر اکتوبر۔ مغربی پاکستان مسلم لیگ کے صدر راجہ حسن اختر کل صبح انتقال کر گئے، ان پر دل کا دورہ پڑا تھا جو جان لیوا ثابت ہوا مسلم لیگی رہنما کو کل سہ پہر ان کے آبائی گاؤں کموٹہ میں سپرد خاک کر دیا گیا

## روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف مستعفی ہو گئے

ماسکو ۱۶ر اکتوبر۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے وزارت عظمیٰ کے عہدے سے خرابئ صحت کی بنا پر استعفیٰ دے دیا ہے۔ آپ روس کی کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری شپ کے عہدے سے بھی مستعفی ہو گئے ہیں اور پارٹی نے آپ کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔

مختلف مغربی ممالک کے مبصرین نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ مسٹر خروشیف کا استعفیٰ عالمی سیاست میں بہت دوررس نتائج کا حامل ہو گا۔

### انگلستان کے انتخابات میں لیبر پارٹی جیت رہی ہے

لنڈن ۱۶ر اکتوبر۔ انگلستان کے انتخابات کے جن نتائج کا اس وقت تک اعلان کیا گیا ہے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ لیبر پارٹی کو اکثریت حاصل ہو جائے گی

### ڈیڑھ لاکھ امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کئے

لاہور۔ ۱۶ر اکتوبر۔ مغربی پاکستان کے چالیس ہزار انتخابی یونٹوں میں سے ۳۶۵۰۰ یونٹوں کے کوئی ڈیڑھ لاکھ امیدواروں نے کل متعلقہ ریٹرننگ افسروں کے پاس اپنے کاغذات نامزدگی جمع کرائے۔ باقی ۳½ ہزار نشستوں کا تعلق قبائلی علاقوں سے ہے اور یہ نشستیں بعد میں پر کی جائیں گی کاغذات نامزدگی پیش ہونے کے ساتھ صوبہ میں انتخابات کا منصوبہ تکمیل کے آخری دور میں داخل ہو گیا ہے، انتخابی پروگرام کے مطابق کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال ۱۷ر اکتوبر کو شروع ہو جائے گی اور ۱۹ر اکتوبر کو ختم ہو جائے گی جو امیدوار اپنے کاغذات نامزدگی واپس لینا چاہیں وہ ۲۰ر اکتوبر کو ایسا کر سکتے ہیں